105728- آنے والے رشتہ کی حالت کیسے معلوم کر سکتی ہے ؟

سوال

میری بہن کی ایک ایسے شخص کے ساتھ منگنی ہوئی جوابتدائی طور پر تو دین والااور صاحب اخلاق معلوم ہوالیکن منگنی کے عرصہ میں انکشاف ہواکہ یہ سب کچھ بھیس تھااور حقیقت میں ایسا نہیں تھااس لیے اس نے اس رشتہ کو ختم کرنا ہی بہتر سمجھا.

اب ایک اور نوجوان کارشتہ آیا ہے جوظاہری طور پر تو دین کا التزام کرنے والا معلوم ہوتا ہے، میری بہن نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا، اور دوبارہ وہی غلطی نہ ہو آپ یہ بتائیں کہ کونسے ایسے سوالات ہیں جو دریافت کیے جائیں تاکہ اس نوجوان کی حالت معلوم ہواوراس کے باطن کو پہچانا جاسکے اوراس کے ظاہر سے دھوکہ نہ کھایا جائے ؟

پسندیدہ جواب

ایک کامیاب شادی کے ارکان میں آنے
والے رشتہ کی اخلاقی اور دینی اہلیت پرکھنا اور دیکھنا شامل ہے، اس کے ساتھ دوسرا
رکن یہ ہے کہ میلان قلبی اور عاطفت میں موافقت بھی ہو یعنی دل ماننے اوراس کی طرف
مائل ہو.

لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس میں اہم رکن
دینی طور پر صحیح ہونا اور حسن اخلاق کا مالک ہونا ہی شمار کیا جائیگا؛ کیونکہ ہر
کامیاب تعلقات کی اساس اور بنیادا خلاق اور دین ہی ہے، اور ہر سعادتمند گھر کا ایک
رکن ہے، چاہے اس میں تمام محبت اور عاطفت نہ بھی ہو.

اس لیے حتی الامکان اس رکن کا اہتمام
کرنا ضروری ہے زیادہ فائدہ منداور زیادہ صحیح اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و
تعالی سے نصرت و معاونت حاصل کرنی چاہیے.

اس چیز کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنی
سائلہ بہن کے ساتھ مل کر کچھ وسائل پر غور کرتے ہیں جن کے ذریعہ اس میں کامیاب ہوا
جاسکتا ہے :

1 آنے والے رشتہ کے دوست واحباب
کے بارہ میں بازپرس کی جائے جواس کے ساتھ رہتے ہیں اوراس کے ہم پیالہ اور ہم
نوالہ ہیں.

ہمارے اندازے کے مطابق منگیتر کی
کامل شخصیت تک پہنچنے کے لیے اہم ترین طریقہ یہی ہے، لیکن یہاں اس پر متنبہ رہنا
ہوگا کہ ان سے جو سوالات کیے جائیں وہ محدد ہوں مجمل نہ ہوں، اس سے ہماری مراد یہ
ہے کہ مثال کے طوراگراس کے کرم کے بارہ میں سوال ہو تو اس اخلاق کا تناسب متعین
کیا جائے، اسی طرح اس کے حلم و بردباری اور معاف کرنے یا دوسرے اخلاق کے متعلق جو
لڑکی کے لیے اہم ہیں انہیں بھی محدد کیا جائے.

اکثر لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ منگیتر
سے مجمل سوال دریافت کرتے ہیں جو غالبا ایک مبہم سے صورت پیش کرتا ہے اور اکثر طور
پر دوستوں کے جذبات غالب آجائے ہیں اس طرح وہ اپنے دوست کی تعریف ہی کرینگے، اور
اس طرح لڑکی اپنے منگیتر کے بارہ میں تفصیل تک نہیں پہنچ پاتی.

اس کے دوستوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ
بیٹھا جائے، اوران کے ساتھ زندگی میں اس شخص کے موقف کی تفصیلات طلب کی جائیں، اور
اس کے بارہ اہم یاداشت پوچھی جائیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ سوال سوچ سمجھ کر اور ٹھر
کر کیا جائے تا کہ صحبت و معاشرت کے سبب سے قابل اطمنان جواب دینے والے کو تلاش کرنے
کی فرصت حاصل ہو، صرف عام معرفت یا پڑوسی یا دور کی رشتہ داری ہی نہیں.

بلکہ آنے والے رشتہ کے دوست واحباب
اوراس کے بھائیوں اور خاندان اور گھر والوں کے اخلاق کو دیکھنا اس شخص کے اپنے
اخلاق کا بہت بڑا مؤثر ہے، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اور پھر ایک
قدیم مثل بھی ہے کہ: مجھے اپنے دوستوں کے بارہ میں بتاؤ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ
تم کون ہو.

لیکن براہ راست سوال کرنے کی بجائے
اس مؤشر پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے.

ہماری عزیز بہن آپ کو یہ علم ہی ہے
کہ یہ سبب کچھ دلہن خود نہیں کرتی بلکہ یہ کام تو اس کے ولی نے یا پھر جن قابل
بھروسہ افراد کو وہ اس کا ذمہ دار بنائے جو لڑکی کا محرم ہو یا پھر کوئی اور.

2 منگیتر کی حالت کے بارہ میں عملی
باز پرس کرنا:

جمعہ اور جماعت اور علمی حلقات اور
خیر و بھلائی کی مجلسوں میں حاضر ہونے کو مد نظر رکھنا کہ آیا وہ یہا حاضر ہوتا ہے
یا نہیں، اور لوگوں کے ساتھ اس کے احسان کو تلاش کرنا، اور لوگوں کی خوشی و غمی میں
شریک ہونا، اور اگر ممکن ہو سکے تو براہ راست اس کے صبر و حلم کے درجہ کا امتحان
لینا، اور بغیر کسی تکلف کے اس کے عملی م وقف کو دیکھنا.

3 لڑکی کے اولیاء کا منگیتر کے ساتھ
اٹھنا بیٹھنا اور اس سے بات چیت کرنا، تا کہ وہ اس کی سوچ و تفکیر کے طریقہ کو قریب
سے دیکھیں، اور اس کے افق کی وسعت معلوم کریں اور اس کی ثقافت اور عقلی درجہ کا علم
حاصل کر سکیں اور اس کے منطق کا میزان معلوم کریں.

ان وسائل کی تطبیق کے لیے لڑکی کے
ولی سے کچھ جدوجھد کا مطالبہ کرتا ہے، کیونکہ لڑکی کے ولی پر اس کی پوری مسؤلیت اور
ذمہ داری کا بوجھ ہے، یا پھر ایسے شخص پر جو لڑکی کے گھر سے تعلق رکھے یا اس کا
بیٹا ہو اس پر یہ بوجھ ہے؛ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ
داری کا احساس کرتا ہو کہ اسے اپنی لڑکی کے لیے خاوند اختیار کرنے کی ذمہ داری
سونپی گئی ہے اس لیے وہ کوئی مناسب شخص اختیار کرے، اس طرح اس پر یہ سب کچھ آسان ہو
جائیگا، اور یہ امانت ادا کرنے میں جتنے بھی مصائب ہونگے اس کے لیے وہ سب برداشت کر
سکے گا.

رہا یہ مسئلہ کہ آنے والے رشتہ کے
متعلق دیکھنا کہ وہ مساجد میں نماز کی پابندی کرتا ہے، یا پھر التزام اور وقار جیسی
زینت سے اپنے آپ کو مزین کیے ہوئے ہے، یہ انتہائی سنگین قسم کی غلطی ہے جس کا نتیجہ
شادی کی ناکامی ہے کیونکہ بہت جلد یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر لوگ باطن کی بجائے غیر
حقیقی طور پر اپنے آپ کو مزین رکھتے ہوئے ظاہر کا اہتمام کرتے ہیں، فرائض کی تو
ادائیگی کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو با اخلاق بنانے کی حرص نہیں رکھتے، اور نہ ہی اپنے
اندر صفات حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آج کل عام لوگ اس بیماری کا شکار ہیں،
اللہ محفوظ رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "فتاوی
نور علی الدرب" میں نکاح کے فتاوی جات میں خاوند یا بیوی اختیار کرنے کے متعلق
کہتے ہیں :

"لڑکیوں کے اولیاء کو ان کی شادی کے
متعلق ہماری نصیحت ہے کہ : یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عورت کے ولی پر امانت کی
ادائیگی واجب ہے، وہ اس اعتبار سے کہ عورت کے ولی کو اس کی شادی کسی ایسے شخص نے
نہیں کرنی چاہیے جس کا دین اور اخلاق اچھا اور پسند نہ ہو، چاہے عورت اس کی رغبت
بھی رکھتی ہو؛ کیونکہ عورت تو اپنی عقل میں سوچنے سے قاصر ہے، ہو سکتا ہے وہ اپنے
لیے کسی ایسے شخص شخص کو اختیار کر لے جسے وہ شکل و صورت کی بنا پر پسند کرتی ہو
اور اس کا دین پسند نہ ہو، یا پھر اسے اس شخص کی فصاحت و بلاغت اچھی لگتی ہو تو وہ
اسے اختیار کر لے، اس حالت میں عورت کے ولی کو چاہیے کہ وہ اس شخص سے شادی نہ کرنے
دے" انتہی

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا
ہے :

"آنے والے رشتہ کے بارہ میں باز پرس
کرنا اور اس کی کھوج لگانا واجب موکد ہے، خاص کر ایسے وقت میں جبکہ آج کل اچھے اور
برے کی پہچان نہیں رہی، اور جعلی سازی جھوٹے وصف کی بھرمار ہو چکی ہے، اور جھوٹی گواہیاں
اور سرٹفکیٹ عام ہو چکے ہیں.

ہو سکتا ہے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے
جو ظاہری طور پر تو نیک و صالح اور حسن خلق کا مالک معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں
ایسا نہیں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ظاہر
پر ملمع سازی بھی کر لے، اور لڑکی کے گھر والوں اور لڑکی کے ساتھ جعل سازی کر کے انہیں
نیک و صالح اور با اخلاق باور کرائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے
بھی اس جعل سازی میں اس کا ساتھ دیتے ہوں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے
گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی آ کر گواہی دے کہ یہ لڑکا نیک و صالح ہے، لیکن جب
عقد نکاح ہو جائے تو یہ پتہ چلے کہ وہ لڑکا تو دین اور اخلاق کا مالک نہیں ہے.

اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس کے
بارہ میں یقینی طور پر باز پرس کی جائے، اور پوری باریک بینی سے کوشش کی جائے اگر

اس سلسلہ میں جواب دینے کے لیے دس یا بیس روز یا پھر ایک ماہ انتظار کرنا پڑے تو
بھی کوئی حرج نہیں، تاکہ انسان بصیرت اختیار کر سکے۔

اور جب یہ واضح ہو جائے کہ آنے والا
رشتہ مطلوبہ اور مرغوب اوصاف کا حامل ہے، اور اس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہے تو اس
سے شادی کر دی جائے، اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھنے پر کسی شخص کو بھی
اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی دلیل سے اعتراض کرے" انتہی

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ
ہمیں اور آپ کو حسن اخلاق کا مالک بنائے کیونکہ حسن اخلاق کا مالک بنانے والا تو
صرف وہی اللہ رب العزت ہے، ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو برے اخلاق اور برے
اعمال سے محفوظ رکھے، کیونکہ ان سے محفوظ رکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالی ہی ہے۔

واللہ اعلم۔